جاوید احمد غامدی

اخلاقیات

(۴)

گزشتہ سے پیوستہ

www.javedahmadghamidi.com
www.al-mawrid.org

فضائل و رذائل

لَا تَجْعَلْ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ فَتَقْعُدَ مَذْمُوْمًا مَّخْذُوْلًا، وَقَضٰى رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ، وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا، اِمَّا يَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ اَحَدُهُمَآ اَوْ كِلٰهُمَا، فَلَا تَقُلْ لَّهُمَآ اُفٍّ وَّلَا تَنْهَرْهُمَا، وَقُلْ لَّهُمَا قَوْلًا كَرِيْمًا، وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ، وَقُلْ رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِيْ صَغِيْرًا. رَبُّكُمْ اَعْلَمُ بِمَا فِيْ نُفُوْسِكُمْ، اِنْ تَكُوْنُوْا صٰلِحِيْنَ، فَاِنَّهٗ كَانَ لِلْاَوَّابِيْنَ غَفُوْرًا. وَاٰتِ ذَا الْقُرْبٰى حَقَّهٗ وَالْمِسْكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ، وَلَا تُبَذِّرْ تَبْذِيْرًا. اِنَّ الْمُبَذِّرِيْنَ كَانُوْٓا اِخْوَانَ الشَّيٰطِيْنِ، وَكَانَ الشَّيْطٰنُ لِرَبِّهٖ كَفُوْرًا. وَاِمَّا تُعْرِضَنَّ عَنْهُمُ ابْتِغَآءَ رَحْمَةٍ مِّنْ رَّبِّكَ، تَرْجُوْهَا، فَقُلْ لَّهُمْ قَوْلًا مَّيْسُوْرًا، وَلَا تَجْعَلْ يَدَكَ مَغْلُوْلَةً اِلٰى عُنُقِكَ، وَلَا تَبْسُطْهَا كُلَّ الْبَسْطِ، فَتَقْعُدَ مَلُوْمًا مَّحْسُوْرًا، اِنَّ رَبَّكَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ، اِنَّهٗ كَانَ بِعِبَادِهٖ خَبِيْرًا بَصِيْرًا. وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَوْلَادَكُمْ خَشْيَةَ اِمْلَاقٍ، نَحْنُ نَرْزُقُهُمْ وَاِيَّاكُمْ، اِنَّ قَتْلَهُمْ كَانَ خِطْاً كَبِيْرًا. وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنٰٓى اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً، وَسَآءَ سَبِيْلًا. وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ، وَمَنْ قُتِلَ مَظْلُوْمًا فَقَدْ جَعَلْنَا لِوَلِيِّهٖ سُلْطٰنًا فَلَا يُسْرِفْ فِّي الْقَتْلِ،

اِنَّهٗ كَانَ مَنْصُوْرًا. وَلَا تَقْرَبُوْا مَالَ الْيَتِيْمِ اِلَّا بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ حَتّٰى يَبْلُغَ اَشُدَّهٗ، وَاَوْفُوْا بِالْعَهْدِ، اِنَّ الْعَهْدَ كَانَ مَسْئُوْلًا. وَاَوْفُوا الْكَيْلَ اِذَا كِلْتُمْ وَزِنُوْا بِالْقِسْطَاسِ الْمُسْتَقِيْمِ، ذٰلِكَ خَيْرٌ وَّاَحْسَنُ تَاْوِيْلًا. وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ، اِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ اُولٰٓئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْئُوْلًا. وَلَا تَمْشِ فِي الْاَرْضِ مَرَحًا، اِنَّكَ لَنْ تَخْرِقَ الْاَرْضَ وَلَنْ تَبْلُغَ الْجِبَالَ طُوْلًا. كُلُّ ذٰلِكَ كَانَ سَيِّئُهٗ عِنْدَ رَبِّكَ مَكْرُوْهًا.

ذٰلِكَ مِمَّآ اَوْحٰٓى اِلَيْكَ رَبُّكَ مِنَ الْحِكْمَةِ، وَلَا تَجْعَلْ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ فَتُلْقٰى فِيْ جَهَنَّمَ مَلُوْمًا مَّدْحُوْرًا. (بنی اسرائیل ۱۷: ۲۲۔۳۹)

''اللہ کے ساتھ کسی دوسرے کو معبود نہ بناؤ کہ (قیامت کے دن) ملامت زدہ اور دھتکارے ہوئے ہو کر رہ جاؤ۔ اور (یاد رکھو کہ) تمھارے پروردگار نے فیصلہ کر دیا ہے کہ اُس کے سوا کسی اور کی بندگی نہ کرو اور والدین کے ساتھ نہایت اچھا سلوک کرو۔ تمھارے سامنے اگر اُن میں سے کوئی ایک یا دونوں بڑھاپے کو پہنچ جائیں تو اُن کو نہ اف کہو، نہ جھڑک کر جواب دو، بلکہ ادب کی بات کرو اور اُن کے لیے مہر و محبت کے ساتھ عاجزی کے بازو جھکائے رکھو اور دعا کرتے رہو کہ پروردگار، اِن پر رحم فرما، جس طرح اِنھوں نے بچپن میں مجھے پالا تھا۔ تمھارا پروردگار خوب جانتا ہے اُسے جو تمھارے دلوں میں ہے۔ اگر تم سعادت مند رہو گے تو (جان لو کہ) پلٹ کر آنے والوں کے لیے وہ بڑا درگزر فرمانے والا ہے۔ اور قرابت مند کو اُس کا حق دو اور مسکین اور مسافر کو بھی، اور مال کو اللّے تللّے نہ اڑاؤ۔ اس لیے کہ مال کو اِس طرح اڑانے والے شیطان کے بھائی ہوتے ہیں، اور شیطان اپنے رب کا بڑا ہی ناشکرا ہے۔ اور اگر اِن (ضرورت مندوں) سے اِس بنا پر اعراض کرنا پڑے کہ ابھی تم اللہ کی رحمت تلاش کر رہے ہو، جس کے تم امیدوار ہو، تو اِن سے نرمی کی بات کہہ دو۔ اور اپنا ہاتھ نہ گردن سے باندھے رکھو اور نہ اُسے بالکل کھلا چھوڑ دو کہ (اس کے نتیجے میں) ملامت زدہ اور درماندہ بن کر بیٹھے رہو۔ اِس میں شبہ نہیں کہ تمھارا پروردگار جس کے لیے چاہتا ہے، رزق کشادہ کرتا ہے اور جس کے لیے چاہتا ہے، تنگ کر دیتا ہے۔ وہ اپنے بندوں سے باخبر ہے اور اُنھیں دیکھ رہا ہے۔ اور اپنی اولاد کو ناداری کے اندیشے سے قتل نہ کرو۔ ہم اُنھیں بھی روزی دیتے ہیں اور تمھیں بھی۔ اِس لیے کہ اُن کا قتل بہت بڑا جرم ہے۔ اور زنا کے پاس نہ جاؤ، اِس لیے کہ وہ کھلی بے حیائی اور بہت بری راہ ہے۔ اور جس جان کی حرمت اللہ نے قائم کر دی ہے، اُسے ناحق قتل نہ کرو اور (یاد رکھو کہ) جسے مظلومانہ قتل کیا جائے، اُس کے ولی کو ہم نے اختیار دیا ہے۔ پھر اُسے بھی چاہیے کہ قتل میں حدود سے تجاوز نہ کرے۔ اِس لیے کہ اُس کی مدد کی گئی ہے۔ اور یتیم کے مال کے قریب نہ پھٹکو۔ ہاں، مگر اچھے طریقے سے، یہاں تک کہ وہ پختہ عمر کو پہنچ جائے۔ اور عہد کی پابندی کرو، اس لیے کہ عہد کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ اور پیمانے سے دو تو پورا بھر کر دو اور تولو تو ٹھیک ترازو سے تولو۔ یہی بہتر ہے اور انجام کے لحاظ سے بھی یہی اچھا طریقہ ہے۔ اور اُس چیز کے پیچھے نہ پڑو جسے تم نہیں جانتے، اس لیے کہ آنکھ، کان اور دل، ان میں سے ہر ایک کی پرسش ہونی ہے۔ اور زمین میں اکڑ کر نہ چلو،

www.javedahmadghamidi.com www.al-mawrid.org

اِس لیے کہ نہ تم زمین کو پھاڑ سکتے ہو اور نہ پہاڑوں کی بلندی کو پہنچ سکتے ہو۔ اِن میں سے ہر چیز کی برائی تمھارے پروردگار کے نزدیک سخت ناپسندیدہ ہے۔

یہ وہ حکمت ہے جو تمھارے رب نے تمھاری طرف وحی کی ہے۔ (اِسے مضبوطی سے پکڑو) اور (آخر میں ایک مرتبہ پھر سن لو کہ) اللہ کے سوا کسی اور کو معبود نہ بناؤ کہ (اِس کے نتیجے میں) راندہ اور ملامت زدہ ہو کر جہنم میں ڈال دیے جاؤ۔''

اس سے پہلے جو بنیادی اصول بیان ہوا ہے، یہ اسی کے اجمال کی شرح ہے جس میں اخلاق کے فضائل و رذائل بالکل متعین طریقے پر واضح کر دیے گئے ہیں۔ ان میں، اگر غور کیجیے تو سلسلۂ بیان کی ابتدا بھی شرک کی ممانعت سے ہوئی ہے اور اس کا خاتمہ بھی اسی کی تاکید پر کیا گیا ہے۔ قرآن میں یہ اسلوب کسی چیز کی اہمیت کو نمایاں کرنے کے لیے اختیار کیا جاتا ہے۔ یہاں اس سے مقصود یہ بتانا ہے کہ درمیان میں جن چیزوں کا ذکر کیا گیا ہے، ان کے لیے یہ عقیدہ گویا شہر پناہ ہے جس کے وجود سے شہر قائم رہتا اور جس میں کوئی رخنہ پیدا ہو جائے تو پورا شہر خطرے کی زد میں آ جاتا ہے۔ اس میں شبہ نہیں کہ اللہ تعالیٰ کی جو حکمت ان آیتوں میں بیان ہوئی ہے، اس کے لیے توحید کی حیثیت یہی ہے۔ یہ اس عدل کا سب سے بڑا اور بنیادی تقاضا ہے جس کا حکم قرآن نے دیا ہے۔ چنانچہ شرک کو اسی بنا پر ظلم عظیم کہا گیا ہے[۱۳] اور اس کا یہ نتیجہ بھی قرآن نے پوری صراحت کے ساتھ واضح کر دیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک یہ ایک ناقابل معافی جرم ہے جس کی پاداش میں لوگ راندہ اور ملامت زدہ ہو کر جہنم میں ڈال دیے جائیں گے۔ ارشاد فرمایا ہے:

اِنَّ اللّٰہَ لَا یَغۡفِرُ اَنۡ یُّشۡرَکَ بِہٖ وَیَغۡفِرُ مَا دُوۡنَ ذٰلِکَ لِمَنۡ یَّشَآءُ، وَمَنۡ یُّشۡرِکۡ بِاللّٰہِ فَقَدِ افۡتَرٰۤی اِثۡمًا عَظِیۡمًا. (النساء۴: ۴۸)

''اللہ اِس بات کو معاف نہیں کریں گے کہ (جانتے بوجھتے) اُن کے ساتھ کسی کو شریک ٹھیرایا جائے۔ اِس کے نیچے، البتہ جس کے لیے جو گناہ چاہیں گے، (اپنے قانون کے مطابق) معاف کر دیں گے۔ اور (اِس میں تو کوئی شبہ ہی نہیں کہ) جو اللہ کے ساتھ شرک کرتا ہے، اُس نے ایک بڑے گناہ کا افترا کیا ہے۔''

یہ شرک کیا ہے؟ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو الٰہ بنایا جائے تو قرآن اپنی اصطلاح میں اسے شرک سے تعبیر کرتا ہے۔ اس کے معنی یہ ہیں کہ کسی کو خدا کی ذات سے یا خدا کو اس کی ذات سے سمجھا جائے یا خلق میں یا مخلوقات کی تدبیر امور میں کسی کا کوئی حصہ مانا جائے اور اس طرح کسی نہ کسی درجے میں اسے اللہ تعالیٰ کا ہم سر بنا دیا جائے۔

۱۳؎ لقمان ۳۱: ۱۳۔

www.al-mawrid.org www.javedahmadghamidi.com

پہلی صورت کی مثال سیدنا مسیح، سیدہ مریم اور فرشتوں کے بارے میں عیسائیوں اور مشرکین عرب کے عقائد ہیں۔ صوفیوں کا عقیدۂ وحدت الوجود بھی اسی کے قبیل سے ہے۔

دوسری صورت کی مثال ہندووں میں برہما، وشنو، شیو اور مسلمانوں میں غوث، قطب، ابدال، داتا اور غریب نواز جیسی ہستیوں کا عقیدہ ہے۔ ارواح خبیثہ، نجوم و کواکب اور شیاطین کے تصرفات پر ایمان کو بھی اسی کے ذیل میں سمجھنا چاہیے۔

ارشاد فرمایا ہے:

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ، اَللّٰهُ الصَّمَدُ، لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ، وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ. (الاخلاص ۱۱۲)

''تم اعلان کرو (اے پیغمبر) کہ وہ اللہ تنہا ہے۔ اللہ سب کے لیے پناہ کی چٹان ہے۔ وہ نہ باپ ہے نہ بیٹا اور نہ اس کا کوئی ہم سر ہے۔''

اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ، ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ، يُغْشِي الَّيْلَ النَّهَارَ، يَطْلُبُهٗ حَثِيْثًا، وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُوْمَ مُسَخَّرٰتٍ بِاَمْرِهٖ، اَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْاَمْرُ، تَبٰرَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ. (الاعراف ۷: ۵۴)

''تمھارا پروردگار وہی اللہ ہے جس نے چھ دن میں زمین و آسمان پیدا کیے، پھر اپنے عرش پر جلوہ فرما ہوا۔ وہ رات کو دن پر ڈھانک دیتا ہے جو اِس کے پیچھے دوڑی چلی آتی ہے۔ اور اُس نے سورج اور چاند اور تارے پیدا کیے جو اُس کے حکم پر کام میں لگے ہوئے ہیں۔ سن لو، خلق بھی اُسی کے لیے ہے اور تدبیر امور بھی۔ بڑا ہی بابرکت ہے اللہ جہانوں کا پروردگار۔''

www.javedahmadghamidi.com
www.al-mawrid.org

ان عقائد کے ماننے والے اس کے ساتھ بالعموم یہ بھی مانتے ہیں کہ ان ہستیوں کو خدا نے یہ حیثیت دے رکھی ہے کہ یہ جب چاہیں کسی غیب پر مطلع ہو سکتی اور اپنی سفارش سے اللہ تعالیٰ کے فیصلوں کو دنیا اور آخرت میں تبدیل کرا سکتی ہیں۔ قرآن نے ان دونوں ہی باتوں کی تردید کر دی ہے۔

پہلی بات کے بارے میں فرمایا ہے:

قُلْ لَّا يَعْلَمُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الْغَيْبَ اِلَّا اللّٰهُ، وَمَا يَشْعُرُوْنَ اَيَّانَ يُبْعَثُوْنَ. (النمل ۲۷: ۶۵)

''کہہ دو، زمین و آسمان میں کوئی بھی اللہ کے سوا غیب سے واقف نہیں ہے اور (جنھیں یہ حیثیت دی جاتی ہے)، اُنھیں تو پتا بھی نہیں کہ کب اٹھائے جائیں گے۔''

دوسری بات کے بارے میں فرمایا ہے:

قُلْ لِّلّٰهِ الشَّفَاعَةُ جَمِيْعًا، لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ، ثُمَّ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ.

''کہہ دو کہ تمام شفاعت اللہ ہی کے اختیار میں ہے، زمین و آسمان کی بادشاہی اسی کی ہے، پھر تم اسی کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔'' (الزمر ۳۹: ۴۴)

اپنے اوہام کو یہ لوگ تصویروں اور مجسموں میں بھی ڈھالتے ہیں۔ قرآن نے اسے اصنام و اوثان کی نجاست قرار دیا اور اس سے بچنے کی ہدایت فرمائی ہے: 'فاجتنبوا الرجس من الاوثان، واجتنبوا قول الزور.'[۱۴] (ان بتوں کی گندگی سے بچو اور ان کے بارے میں جو جھوٹ تم اللہ پر باندھتے ہو، اس سے بھی اجتناب کرو)۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی بنا پر فرمایا ہے کہ قیامت کے دن یہ تصویریں اور مجسمے بنانے والے شدید ترین عذاب سے دوچار ہوں گے اور ان سے تقاضا کیا جائے گا کہ اپنے زعم کے مطابق جن زندہ اور نافع و ضار ہستیوں کی تصویریں تم بناتے رہے ہو، ان میں اب جان ڈال کر دکھاؤ۔ آپ کا ارشاد ہے:

ان الذین یصنعون هذه الصور، یعذبون یوم القیٰمة، یقال لهم: احیوا ما خلقتم.

''اس طرح کی تصویریں جو لوگ بناتے ہیں، انھیں قیامت میں عذاب دیا جائے گا، ان سے کہا جائے گا کہ جو کچھ تم نے بنایا ہے، اسے اب زندہ کرو۔''[۱۵] (بخاری، رقم ۵۶۰۷)

ان ہستیوں سے استمداد پر مبنی تعویذ گنڈوں میں بھی یہی نجاست ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اس طرح کی جھاڑ پھونک، گنڈے اور میاں بیوی میں جدائی ڈالنے کے تعویذ، سب شرک ہیں۔[۱۶]

اللہ کے سوا کسی اور کے نام کی قسم کو بھی آپ نے اسی کے تحت رکھا ہے، اس لیے کہ اس میں بھی آدمی جس کی قسم کھاتا ہے، اسے درحقیقت کسی واقعے پر گواہ بناتا ہے اور اس طرح گویا اسے خدا ہی کی طرح عالم الغیب قرار دیتا ہے۔ ارشاد فرمایا ہے:

من حلف بغیر الله فقد اشرك.

''جس نے اللہ کے سوا کسی اور کے نام کی قسم کھائی، اس نے شرک کا ارتکاب کیا۔'' (ابوداؤد، رقم ۳۲۵۱)

اس ضمن میں بعض مشرکانہ رویے بھی قابل توجہ ہیں:

اللہ تعالیٰ نے ایک شخص کی تمثیل بیان فرمائی ہے جو اپنی دولت و ثروت، جمعیت و عصبیت اور خدم و حشم کی

۱۴؎ الحج ۲۲: ۳۰۔

۱۵؎ یہی تصویریں ہیں جنھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ممنوع قرار دیا ہے۔ عام تصویروں سے اس ممانعت کا کوئی تعلق نہیں ہے۔

۱۶؎ ابوداؤد، رقم ۳۸۸۳۔

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

کارفرمائیوں کے غرور میں مبتلا ہوکر یہ سمجھے بیٹھا تھا کہ اسے جو کچھ حاصل ہے، یہ اس کی صلاحیت وقابلیت کا کرشمہ اور اس کے علم وتدبر کا ثمرہ ہے۔ یہ ہمیشہ اسی کے پاس رہے گا، قیامت اول تو آئے گی نہیں اور اگر آئی تو یہی سب، بلکہ اس سے بہت کچھ زیادہ اسے وہاں بھی حاصل ہو جائے گا۔قرآن کا بیان ہے کہ اس کا لہلہاتا باغ جب ایک دن تباہ ہوگیا تو ان اصنام کی حقیقت کھل گئی اور وہ پکار اٹھا کہ ہائے، میری کم بختی، میں نے کیوں ان چیزوں کو اپنے پروردگار کا شریک ٹھیرایا تھا:

وَاُحِیۡطَ بِثَمَرِہٖ فَاَصۡبَحَ یُقَلِّبُ کَفَّیۡہِ عَلٰی مَآ اَنۡفَقَ فِیۡهَا، وَهِیَ خَاوِیَۃٌ عَلٰی عُرُوۡشِهَا، وَیَقُوۡلُ: یٰلَیۡتَنِیۡ لَمۡ اُشۡرِكۡ بِرَبِّیۡۤ اَحَدًا. (الکہف ۱۸: ۴۲)

''اور ہوا یہ کہ اس کا سارا ثمرہ مارا گیا اور اپنے باغ کو ٹٹیوں پر الٹا پڑا دیکھ کر وہ اپنے لگائے ہوئے مال پر ہاتھ ملتا رہ گیا اور کہنے لگا کہ اے کاش، میں کسی کو اپنے رب کے ساتھ شریک نہ بناتا۔''

یہی معاملہ ریا کا ہے۔وہ کام جو صرف خدا کے لیے ہونے چاہییں، اگر دوسروں کے لیے ہونے لگیں تو اس کے معنی یہ ہیں کہ ان دوسروں نے خدا کی جگہ لے لی ہے۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی بنا پر اسے چھپا ہوا شرک قرار دیا ہے[۱۷]۔ آپ کا ارشاد ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: میں تمام شریکوں میں سب سے زیادہ شرکت سے بے نیاز ہوں، لہٰذا جس نے اپنے کسی کام میں میرے ساتھ کسی دوسرے کو شریک کیا، میں اس سے الگ ہوں اور وہ اسی کا ہے جس کو اس نے میرا شریک بنایا ہے[۱۸]۔

انسان کے توہمات کی حقیقت بھی یہی ہے۔ چنانچہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو ان پر متنبہ فرمایا ہے۔اسی طرح سد ذریعہ کے اصول پر بعض ان چیزوں سے بھی روکا ہے جو اگرچہ شرک تو نہیں ہیں، لیکن اس تک لے جانے کا باعث ہو سکتی ہیں۔

ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک رات تارا ٹوٹا تو آپ نے دریافت فرمایا: زمانۂ جاہلیت میں تم ان کے بارے میں کیا کہتے تھے؟ لوگوں نے عرض کیا: ہم سمجھتے تھے کہ جب کوئی بڑا شخص مرجاتا ہے یا پیدا ہوتا ہے تو تارے ٹوٹتے ہیں۔آپ نے فرمایا: نہیں، کسی کے مرنے یا پیدا ہونے سے تارے نہیں ٹوٹتے[۱۹]۔

زید بن خالد کا بیان ہے کہ حدیبیہ کے موقع پر اتفاق سے رات کو بارش ہوئی۔صبح کو نماز کے بعد آپ لوگوں سے

---

۱۷ ابن ماجہ، رقم ۴۲۰۴۔

۱۸ ابن ماجہ، رقم ۴۲۰۲۔

۱۹ مسلم، رقم ۲۲۲۹۔

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

مخاطب ہوئے اور فرمایا: جانتے ہو، تمھارے رب نے کیا کہا ہے؟ لوگوں نے عرض کیا: اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتا ہے۔ ارشاد ہوا: اللہ نے فرمایا ہے کہ آج صبح کو میرے بندوں میں سے کچھ مومن ہو کر اٹھے اور کچھ کافر ہو کر، جنھوں نے یہ کہا کہ یہ بارش اللہ کے فضل و رحمت سے ہوئی ہے، وہ میرے ماننے والے اور تاروں کے منکر ہیں اور جنھوں نے یہ کہا کہ ہم پر پانی فلاں پچھتر سے برسا ہے، وہ میرے منکر اور تاروں کے ماننے والے ہیں۔[۲۰]

ابو مسعود کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سورج اور چاند کسی کے مرنے یا جینے سے نہیں گہناتے، یہ تو اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں، لہٰذا انھیں دیکھو تو نماز پڑھو۔[۲۱]

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک زوجۂ محترمہ کا بیان ہے کہ آپ نے فرمایا: جو اپنی کسی چیز کا پتا پوچھنے کسی عراف[۲۲] کے پاس جائے گا، اس کی چالیس دن کی نماز قبول نہ ہوگی۔[۲۳]

سیدہ عائشہ کی روایت ہے کہ لوگوں نے کاہنوں کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا: یہ کچھ نہیں ہیں۔ انھوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ، ان کی بعض باتیں سچی بھی نکل آتی ہیں۔ فرمایا: شیطان ایک آدھ بات سن لیتا ہے اور مرغی کی طرح قر قر کر کے اپنے دوستوں کے کانوں میں ڈالتا ہے۔ پھر وہ سو جھوٹ اس کے ساتھ ملا کر لوگوں سے بیان کرتے ہیں۔[۲۴]

ابو ہریرہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: نہ چھوت ہے، نہ بد فالی ہے، نہ پیٹ میں بھوک کا سانپ ہے اور نہ مردے کی کھوپڑی سے پرندہ نکلتا ہے۔[۲۵]

جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ اس کے ساتھ آپ نے یہ بھی فرمایا کہ غول بیابانی بھی کچھ نہیں ہے۔[۲۶]

سیدنا عمر کا بیان ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ میری شان میں اس طرح مبالغہ نہ کرو،

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

۲۰؎ بخاری، رقم ۸۱۰۔ مسلم، رقم ۷۱۔

۲۱؎ بخاری، رقم ۹۹۴۔

۲۲؎ یہ وہ لوگ تھے جو چوری کا پتا بتانے کا دعویٰ کرتے تھے۔

۲۳؎ مسلم، رقم ۲۲۳۰۔

۲۴؎ بخاری، رقم ۵۸۵۹۔ مسلم، رقم ۲۲۲۸۔

۲۵؎ بخاری، رقم ۵۳۸۰۔ مسلم، رقم ۲۲۲۰۔

۲۶؎ مسلم، رقم ۲۲۲۲۔

جس طرح نصاریٰ نے مسیح علیہ السلام کی شان میں کیا ہے۔ میں تو بس خدا کا بندہ ہوں، اس لیے مجھے خدا کا بندہ اور اس کا رسول ہی کہا کرو۔[۲۷]

ابن عباس روایت کرتے ہیں کہ کسی شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر سلسلۂ کلام میں کہا: جو اللہ چاہے اور آپ چاہیں۔ آپ نے اسے فوراً روکا اور فرمایا: تم نے مجھے خدا کا ہم سر بنا دیا ہے؟ نہیں، بلکہ یہ کہو کہ جو تنہا اللہ چاہے۔[۲۸]

[باقی]

۲۷؎ بخاری، رقم ۳۲۶۱۔

۲۸؎ احمد، رقم ۱۸۳۹۔

www.javedahmadghamidi.com
www.al-mawrid.org